



مجموعه عکسهای: سعید جان بزرگی
 سعید صادقی
 علی فریدونی
 ساسان مؤیدی
 احمد ناطقی

حلبچه
 (بهار ۱۳۵۸)

حلیچه

(بهار ۱۳۶۷)

مجموعه عکسهای: سعید جان بزرگی

سعید صادقی

علی فریدونی

ساسان مؤیدی

احمد ناطقی

هه و النامه ی کتیب

سروش

تهران ۱۳۶۸

هه‌و‌النام‌ه‌ی ک‌ت‌ب‌ر



انتشارات صدا و سیما‌ی جمهوری اسلامی ایران

تهران، خیابان استاد مطهری، تقاطع خیابان دکتر مفت‌ح، ساختمان جام‌ج‌م

چاپ اول: ۱۳۶۸

حروف‌چینی: لاینوترون انتشارات سروش

صف‌حه‌آرا: علی‌اصغر محت‌اج

ناظر چاپ: علیرضا جمشیدی

لیتوگرافی: مجتمع الکترونیک گرافیک (مگاپس)

این کتاب در پنج‌هزار نسخه در چاپخانه‌ علامه طباطبائی چاپ و صحافی شد.

همه‌ حقوق محفوظ است.

ب‌ها: ۱۵۷۰ ریال

حلبچه (بهار ۱۳۶۷)

حلبچه، حکایت دیرین غننامه‌های فراموش نشدنی تاریخ بشری است.

حلبچه، داستان قدیمی خنجر از دست رفیقان خوردن است. حلبچه، صحنه نبرد يك حكومت مسلح به تکنولوژی پیچیده با مردم بی‌دفاع کشور خویش است، نبرد گاز خردل با سینه‌های کودکان شیرخوار، نبرد گاز سیانور با قلبهای تپنده مردان و زنان بی‌سلاح، نبرد بمبافکنها با مادرانی که کودکان دلبندشان را در آغوش خویش پنهان کرده‌اند یا مردانی که بدنهایشان را سنگر همسرانشان ساخته‌اند.

حلبچه، سرزمین مظلومی که فریاد مظلومیتش را در حصار جغرافیائیش در شکستند و استغاثه مردمانش را با ابرهای سیاه شیمیایی خفه کردند.

حلبچه، داستان سرزمین حاصلخیز سبز و گل‌های رنگارنگ و نغمه‌های شادی بود که بر سینه کشتزارهایش ایمان و محبت رشد می‌کرد و در باغستانهایش شکوفه‌های توحید باز می‌شد و در گلستانهایش عطر گل محمدی می‌پیچید و در بادیه‌هایش اشهد ان لا اله الا الله... طنین می‌انداخت. و اینها همه از دیدگاه بعثیان گناه نابخشودنی بود.

حلبچه، حکایت مردمان استواری است که از حق‌جویی و حقیقت‌خواهی لحظه‌ای فارغ نشدند و در این مسیر هرگز درنگ نخواهند کرد.

این کتاب، تصویر روشن فاجعه قتل‌عام شیمیایی مردم حلبچه است که در تاریخ ۲۷/۱۲/۶۶ صورت گرفت و در حدود پنج هزار شهید برجای گذاشت.

حلبچه، بهار ۱۳۶۷ روایت واقع‌بینانه‌ای است که تنها گوشه‌ای از صحنه نبرد عراق با مردم کشورش را باز می‌نمایاند.

حلبچه، بهار ۱۳۶۷ حکایت پژمردن انسان و کبوتر و شقایق است در تندباد مسموم کینه، حکایت به خاک سپردن آرزو و امید و عشق است در پشت میزهای مدرسه، حکایت مردن بی‌صداست در باغچه كوچك خانه گرم صمیمیت و سرانجام حکایت این سرزمین است در روزهای ۲۷ اسفند سال ۶۶.

سعید جان بزرگی ۱-۹-۱۰-۱۱-۲۱-۳۵

سعید صادقی ۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۳۶-۴۲

علی فریدونی ۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴

ساسان مؤیدی ۲-۴-۵-۶-۷-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴

۳۸-۳۹-۴۱-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸

۶۹-۷۰-۷۱-۷۲

احمد ناطقی ۸-۱۲-۱۳-۳۷-۴۰

حلبچه (ربيع ١٩٨٨)

حلبچه، الحكاية العريقة لاجزان التاريخ البشرى التى لاتنسى.
حلبچه، القصة القديمة لتلقى الطعن بالخنجر من الصديق.

حلبچه، ساحة صراع حكم مسلح بالتكنولوجيا المعقدة مع شعبه
الاعزل.. صراع غاز الخردل مع صدور الاطفال الرضع.. صراع
السيانور مع القلوب النابضة للرجال و النساء العزل.. صراع
الطائرات مع الامهات اللواتى اخفين اطفالهن فى احضانهن،
او مع الرجال الذين جعلوا من اجسادهم حصوناً لزوجاتهم.

حلبچه، قصة الارض الخصبة والزهور الملونة والانغام العذبة
التي تنمو ايماناً و محبة فى صدور مزارعها، و تتفتح اوراداً
توحيدية فى بساطينها، و تنثر عطوراً محمدية فى رياضها، و
تتردد اصداًء (اشهد ان لا اله الا الله) فى سهولها و وديانها... و
هذه كلها جرائم لاتغتفر فى نظر البعث.
حلبچه، حكاية الرجال الصامدون الذين لم يتوقفوا لحظة عن
طلب الحق، ولن يتركوا هذا المسير ابداً.

هذا الكتاب

صورة واضحة لفاجعة (مجزرة حلبچه الكيماوية) التى ارتكبت
فى ١٩٨٨/٣/١٨ و التى خلفت حوالى خمسة آلاف شهيد.

حلبچه، ربيع ١٩٨٨ رواية حقيقية تصور جانباً من مسرح
معارك النظام فى العراق مع ابناء شعبه.

حلبچه، ربيع ١٩٨٨ حكاية ذبول الانسان والحمام و الشقائق
برياح الحقد المسمومة، حكاية دفن الامل والعشق خلف مقاعد
الدراسة، حكاية الموت الصامت فى حدائق البيوت... و اخيراً،
حكاية هذه الارض فى ربيع عام ١٩٨٨.

حلبچہ (موسم بہار ۱۹۸۸)

حلبچہ، تاریخ انسانی کا بھلایا نہ جانے والا پرانا غم اور المیہ ہے۔ حلبچہ، اپنے ہی دوستوں سے خنجر کھانے کی پرانی کہانی ہے۔ حلبچہ، ایک حکومت کی اپنے ہی بیدفاع عوام سے پیچیدہ تکنالوجی کیساتھ جنگ ہے شیرخوار بچوں کے سینے سے مسگرد گیس کی جنگ، نہتے مردوں اور عورتوں کے دھڑکتے ہوئے دل سے سائنائڈ گیس کی جنگ، ان ماؤں کیساتھ بمبار لڑاکا طیاروں کی جنگ، جنہوں نے اپنے جگر گوشوں کو اپنی آغوش میں چھپا رکھا ہے یا وہ لوگ کہ جنہوں نے خود کو اپنی عورتوں کا مورچہ بنا رکھا ہے۔

حلبچہ وہ مظلوم سرزمین کہ جسکی مظلومیت کی فریاد کو جغرافیائی حدود میں قید کر کے اس کے لوگوں کی فریاد استغاثہ کا گلا کیمیائی گیس کے کالے بادل کے ذریعے گھونٹ دیا گیا۔ حلبچہ، سرسبز و شاداب اور گوناگوں و رنگ برنگ پھولوں نیز خوشبوؤں سے بھری سرزمین کی داستان تھا کہ جس کی لہلہاتی کہیتی کے سینے پر ایمان و اخلاص اور محبت پروان چڑھ رہے تھے اور اس کے باغیچے سے توحید کے شگوفے کھلتے تھے اور اس کے گلستان میں گلاب کے پھول کی خوشبو مہکتی تھی اور اس کے صحرا میں صدائے اشہد ان لا الہ الا اللہ کی آواز گونجتی تھی اور یہ سب چیزیں بعثیوں کی نظر میں معاف نہ کیا جانیوالا گناہ تھا۔

حلبچہ، ان ثابت قدم انسانوں کی داستان ہے جو حق و حقیقت پسندی سے ایک لمحے کیلئے بھی غافل نہ ہوئے اور اس راہ میں ہرگز غفلت نہیں برتیں گے۔ یہ کتابچہ ۱۸ مارچ ۱۹۸۸ عیسوی کو حلبچہ کے عوام کے کیمیائی حملے کی منہ بولتی اور واضح تصویر ہے جس کے دوران تقریباً پانچ ہزار افراد شہید ہوئے۔ حلبچہ ۱۹۸۸ کا موسم بہار حقیقت پسندانہ حکایت ہے جو کہ عراق کے اپنے ملک کے عوام کیساتھ جنگ کے صرف ایک پہلو کو اجاگر کرتا ہے۔

حلبچہ ۱۹۸۸ عیسوی کا موسم بہار کینے کی باد سموم میں انسانوں، شقائق، اور کبوتروں کے پڑمردہ ہوئے اسکولوں کی بینچوں کے پیچھے آرزوؤں، امیدوں، اور عشق کو سپرد خاک کرنے صفا و صمیمیت کے چھوٹے سے گھر کے باغیچے میں خاموش موت اور سرانجام اس سرزمین کی ۱۸ مارچ ۱۹۸۸ عیسوی کی داستان ہے۔



١-١





۳-۳





۵-۵



٩-٦

1

10



۷-۷



هدیه انجمن علمی
کتابخانه

۸-۸

2



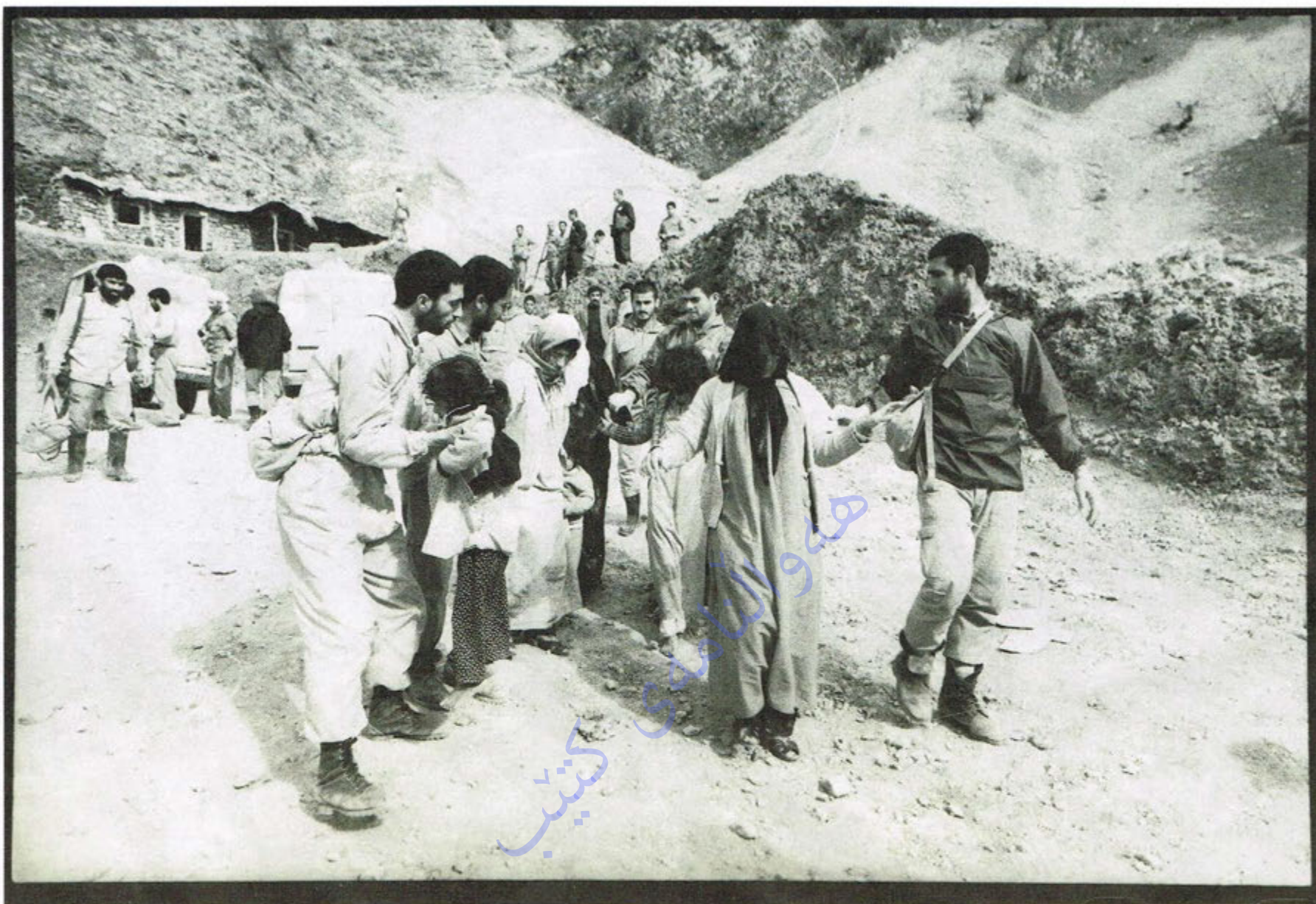
هه والنامهی کتیب



۱۰-۱۰



۱۱ - ۸۸



۱۲-۱۲



۱۳-۱۳



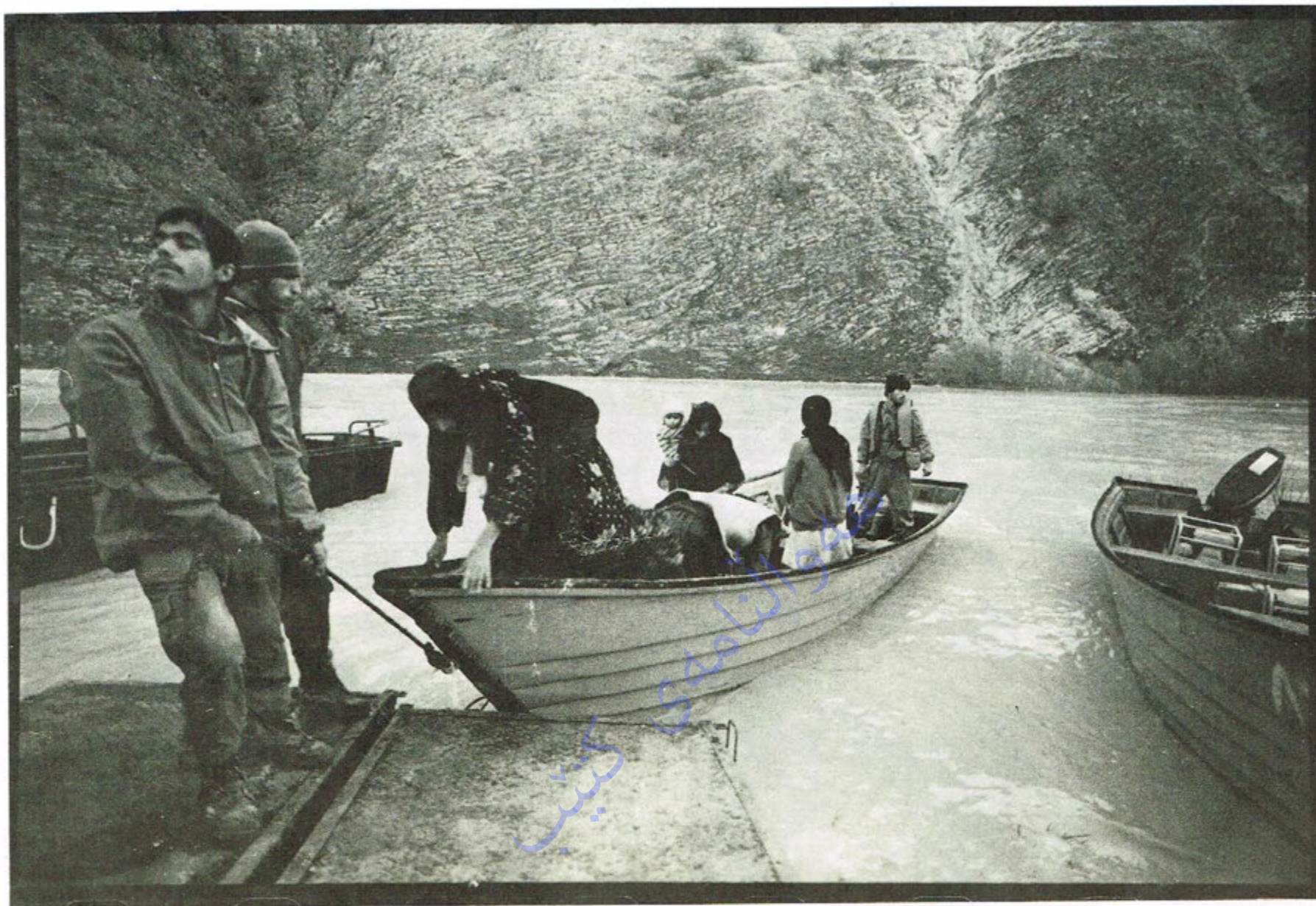
١٤-١٤



١٥-١٥



١٦- 16



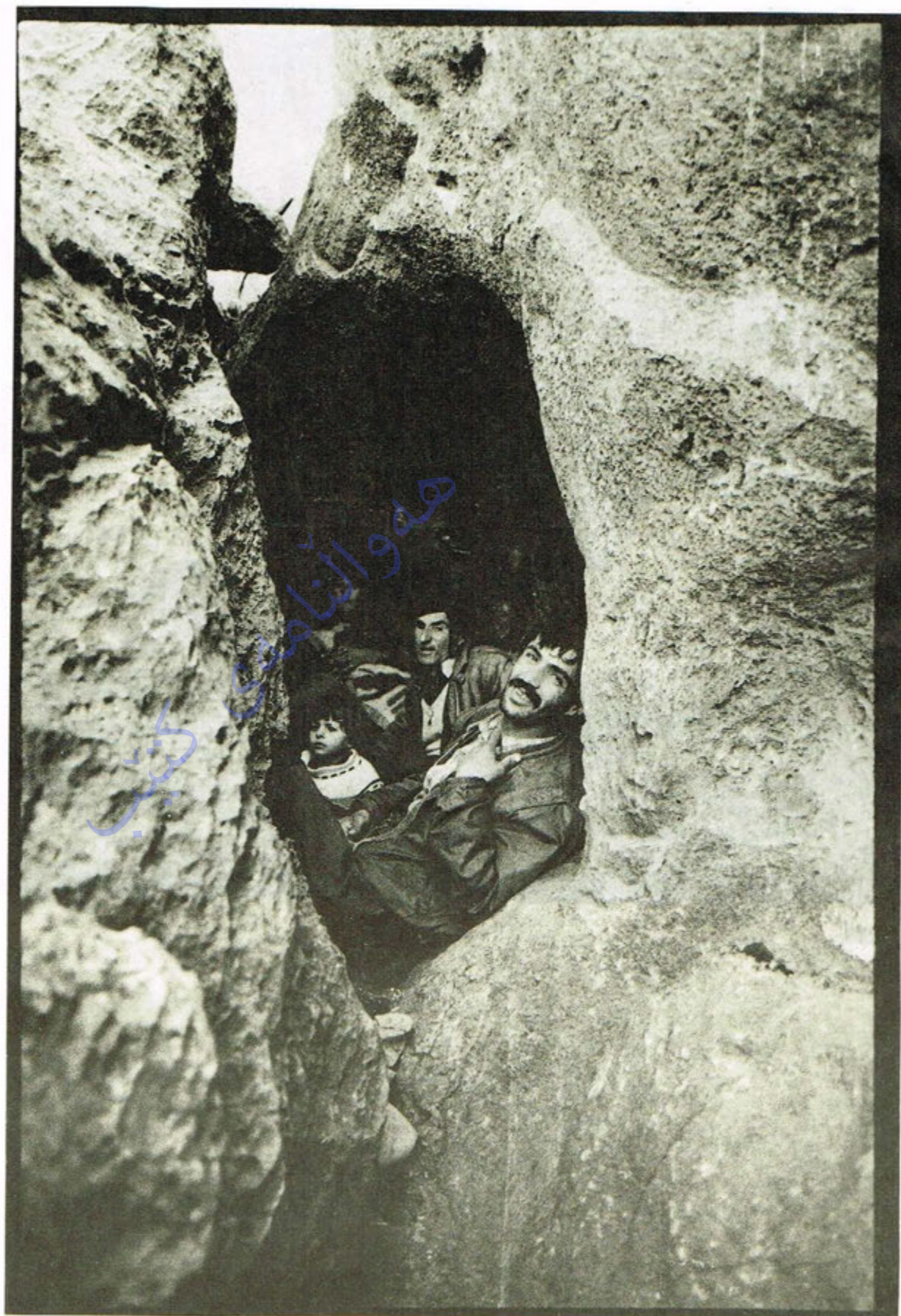
۱۷-۱۷

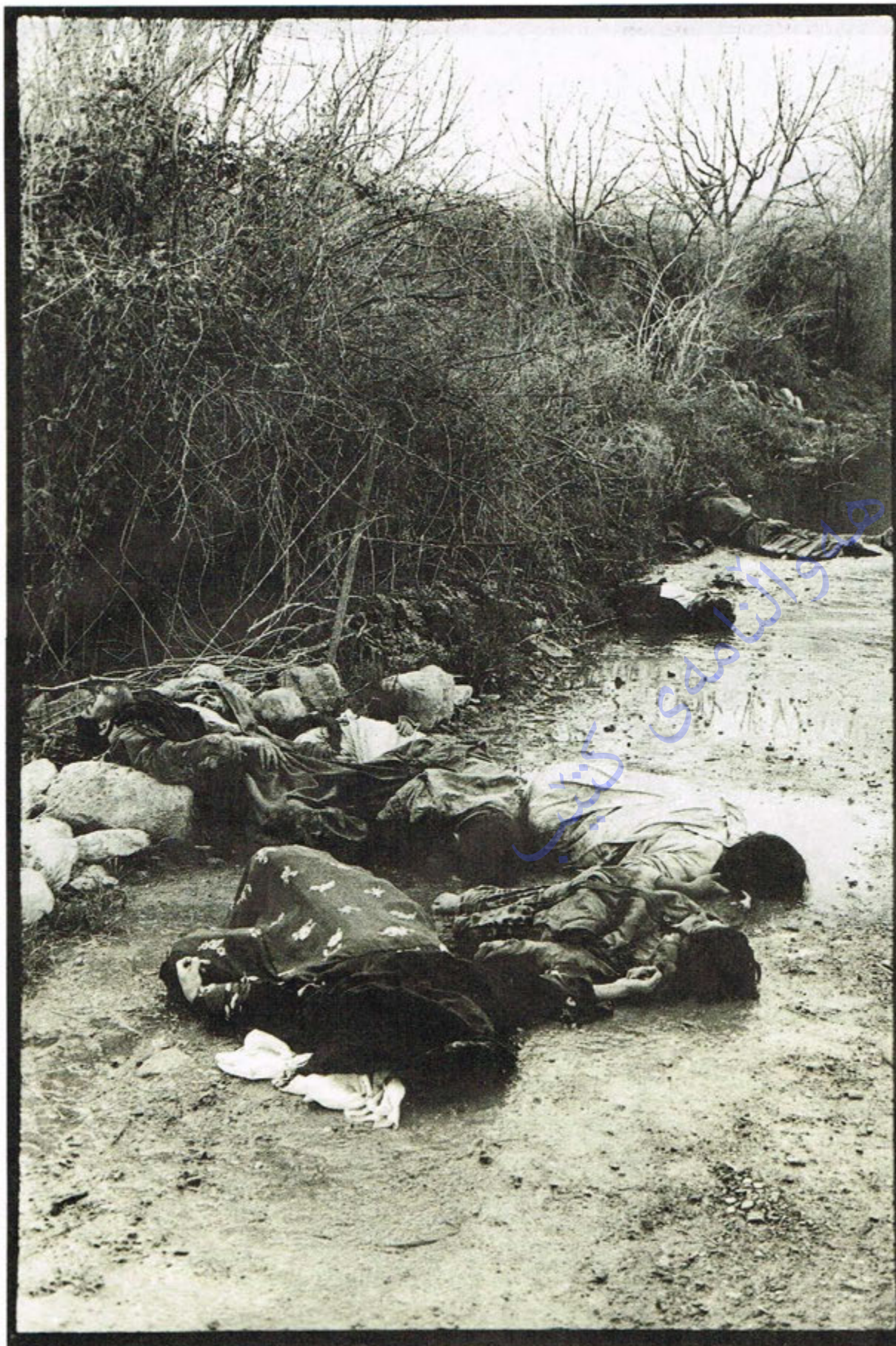


۱۸-۱۸



۱۹-۱۹







۲۲-۲۲

3



۲۳-۲۳



۲۴-۲۴



٢٥-٢٥



۲۵-۲۵



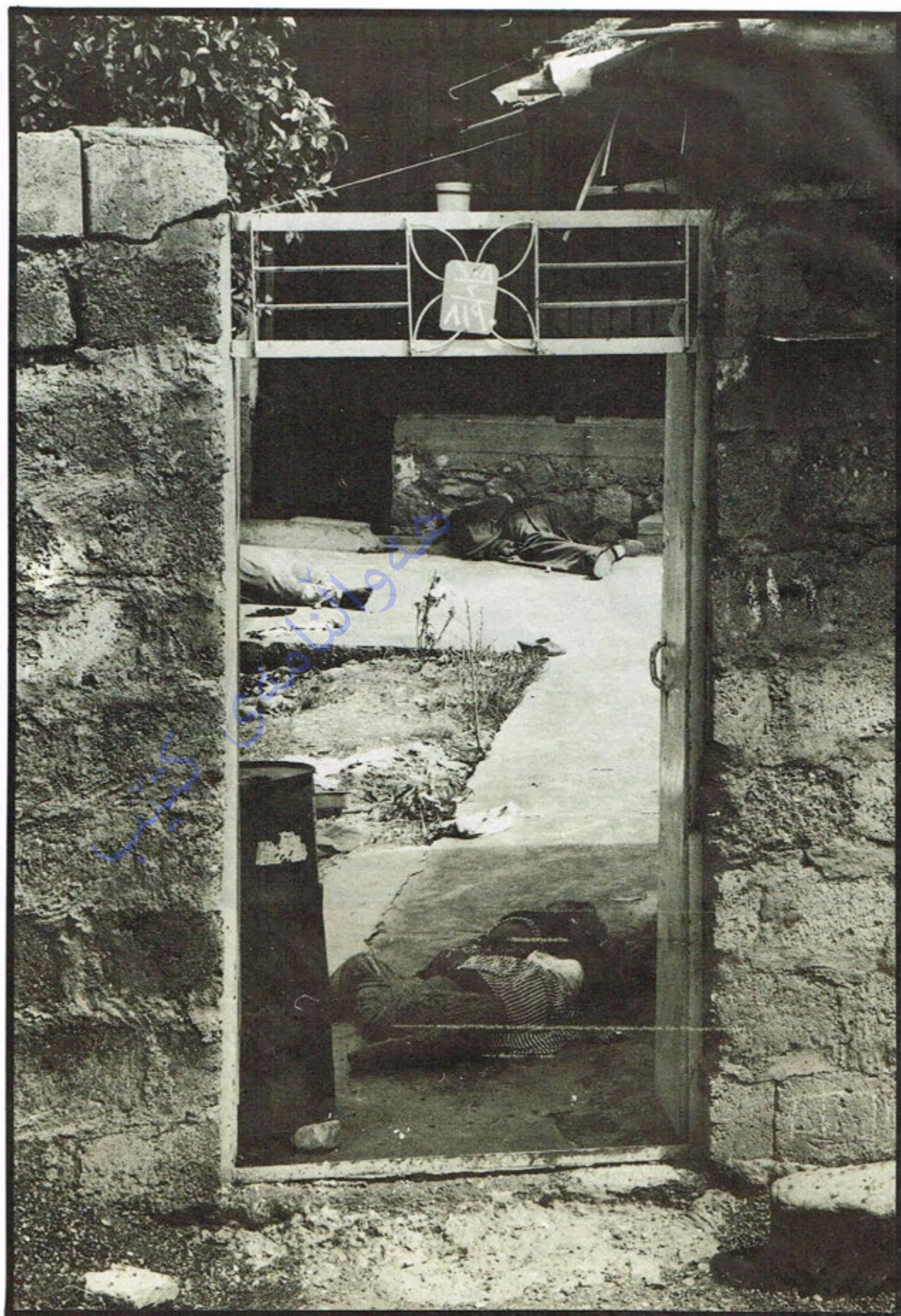
۲۶- 26

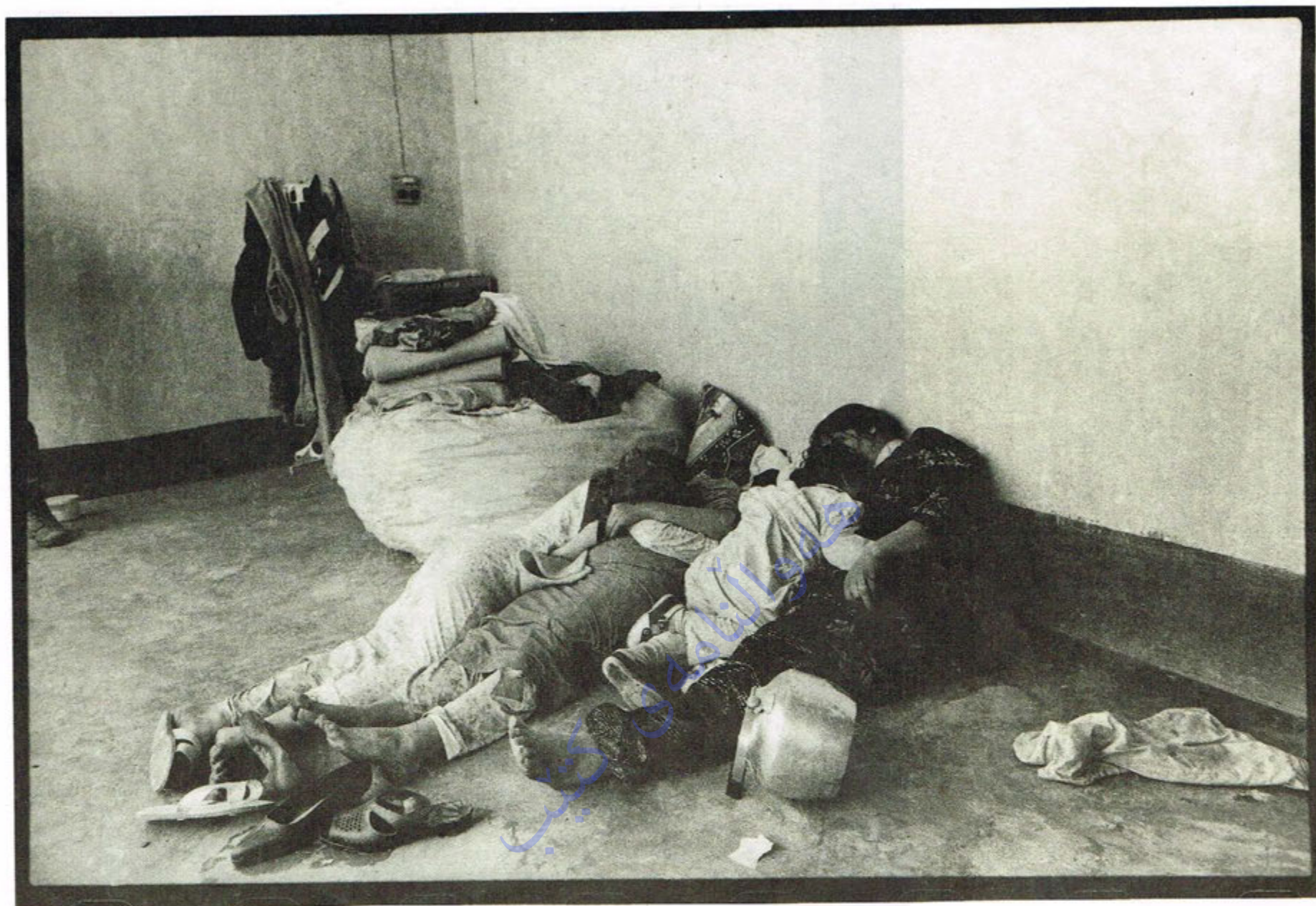


۲۶- 26

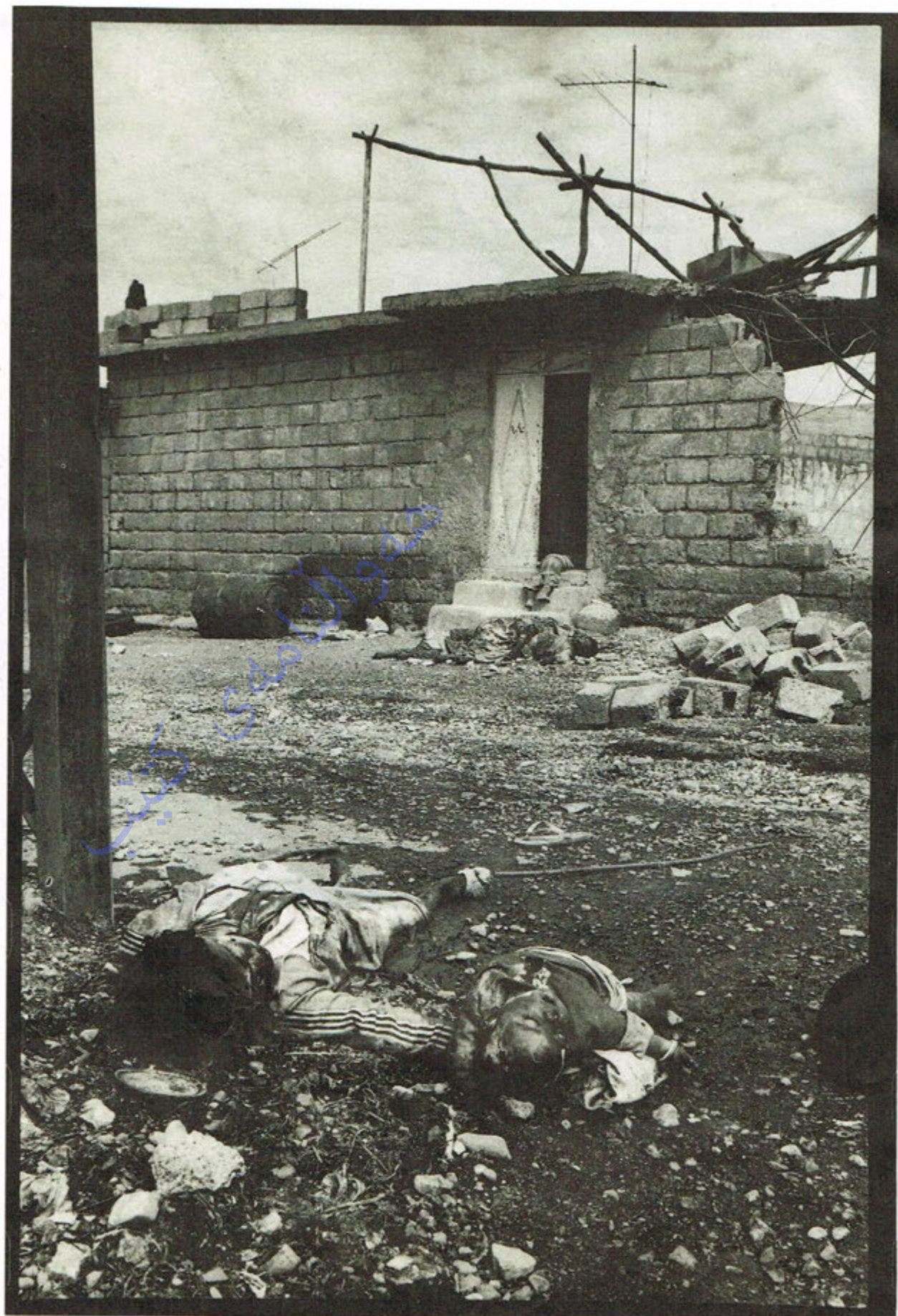


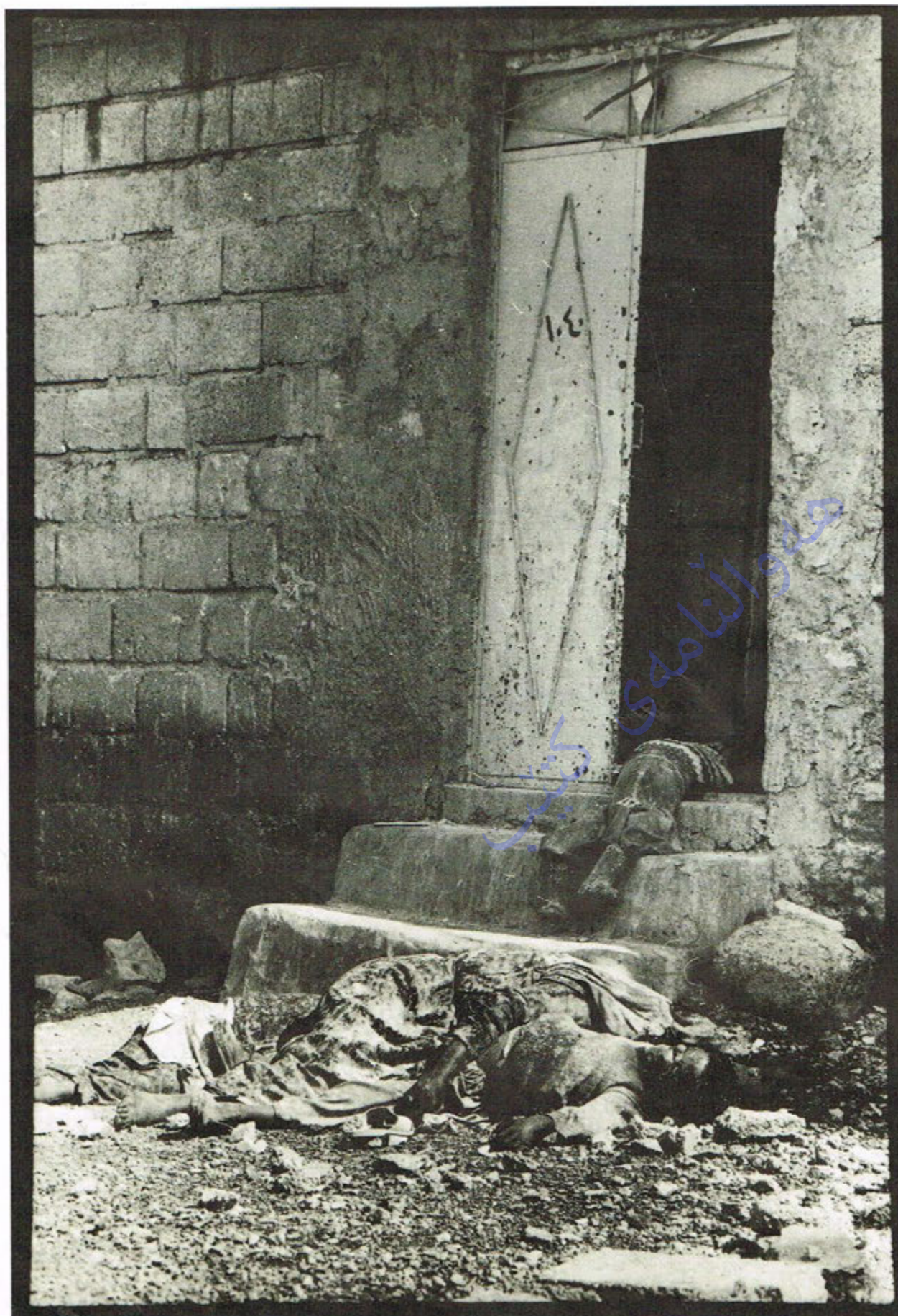
۲۷_۲۷

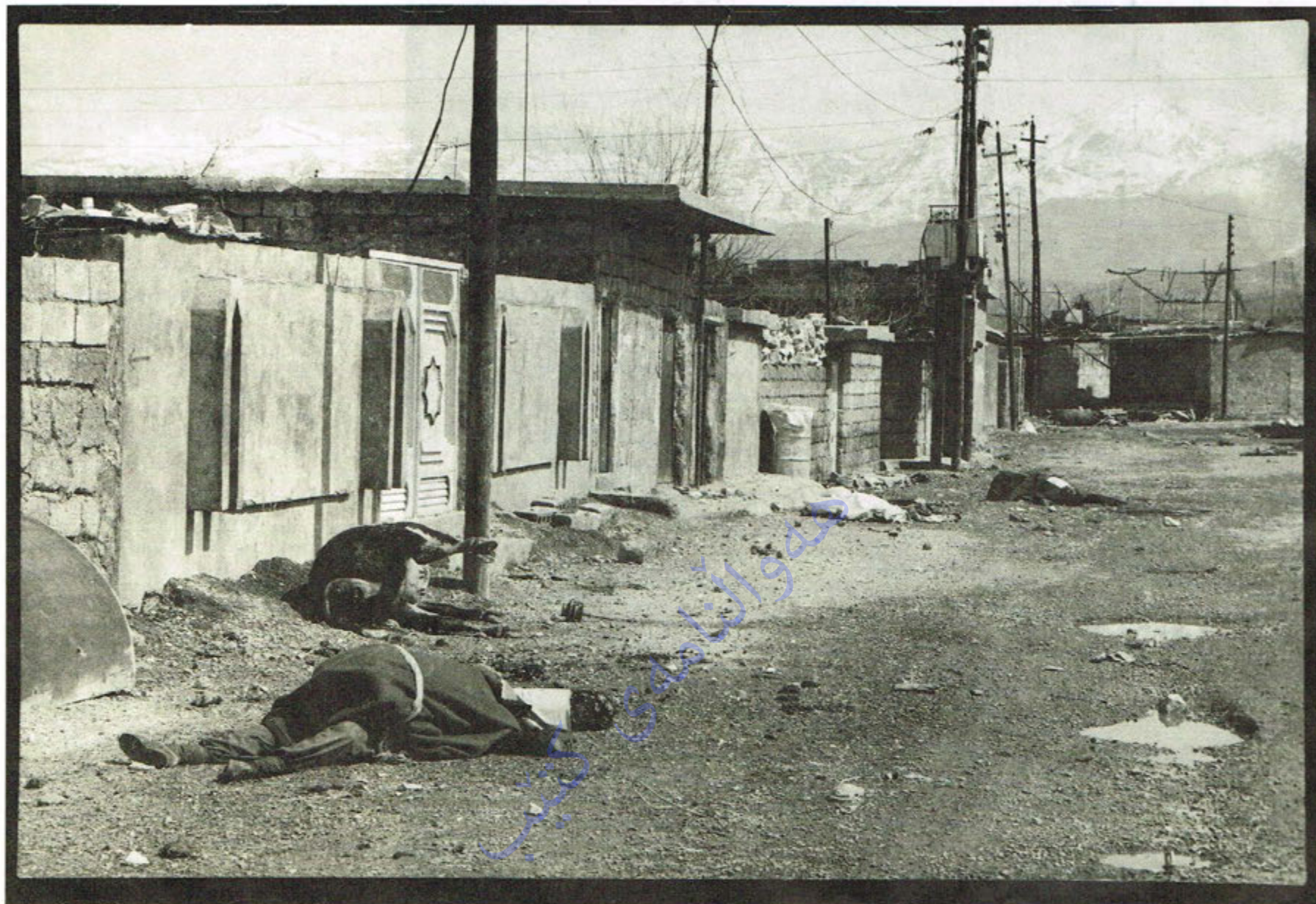




۲۹-۲۹







٣٢_32



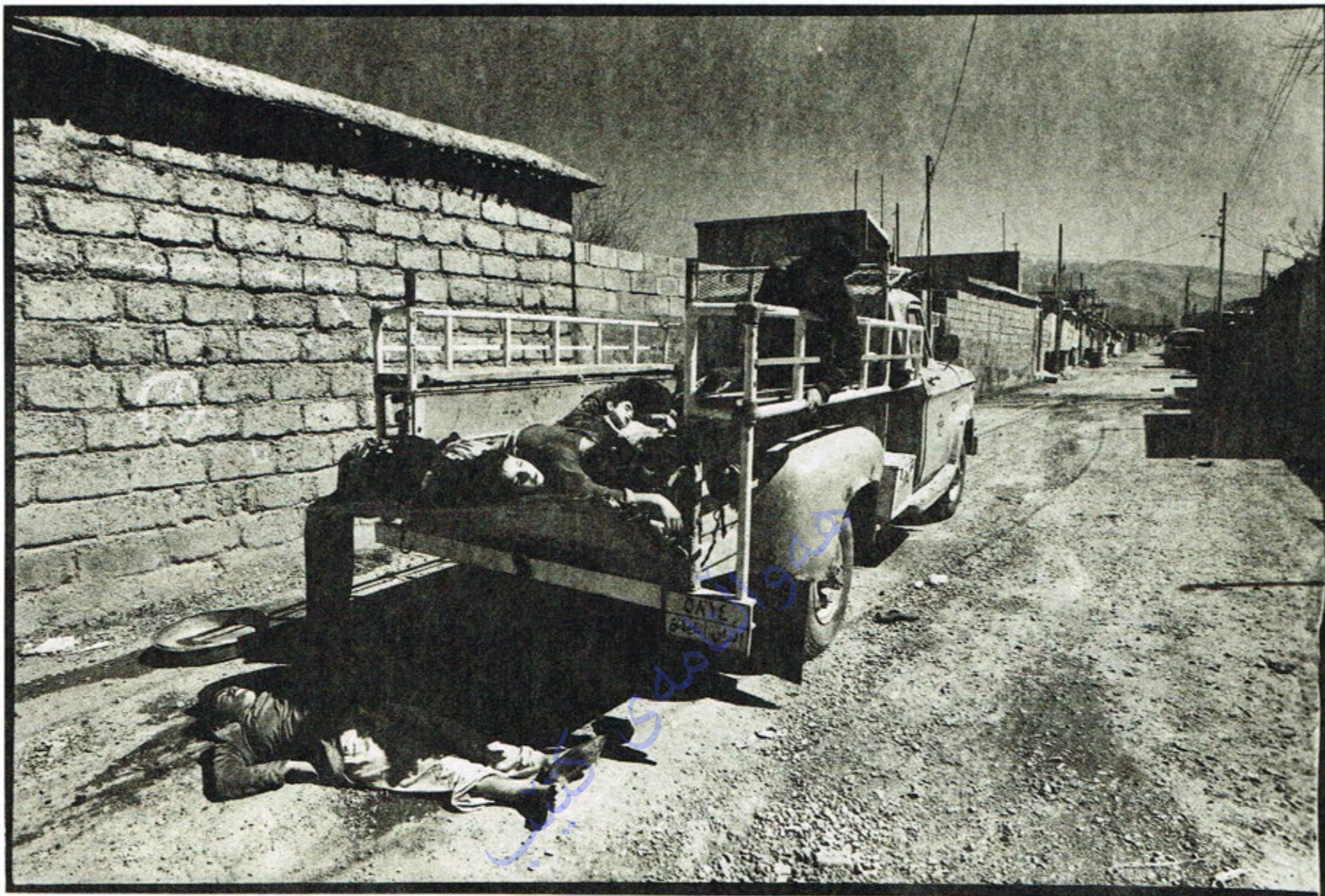
۳۳-۳۳



۳۴-۳۴



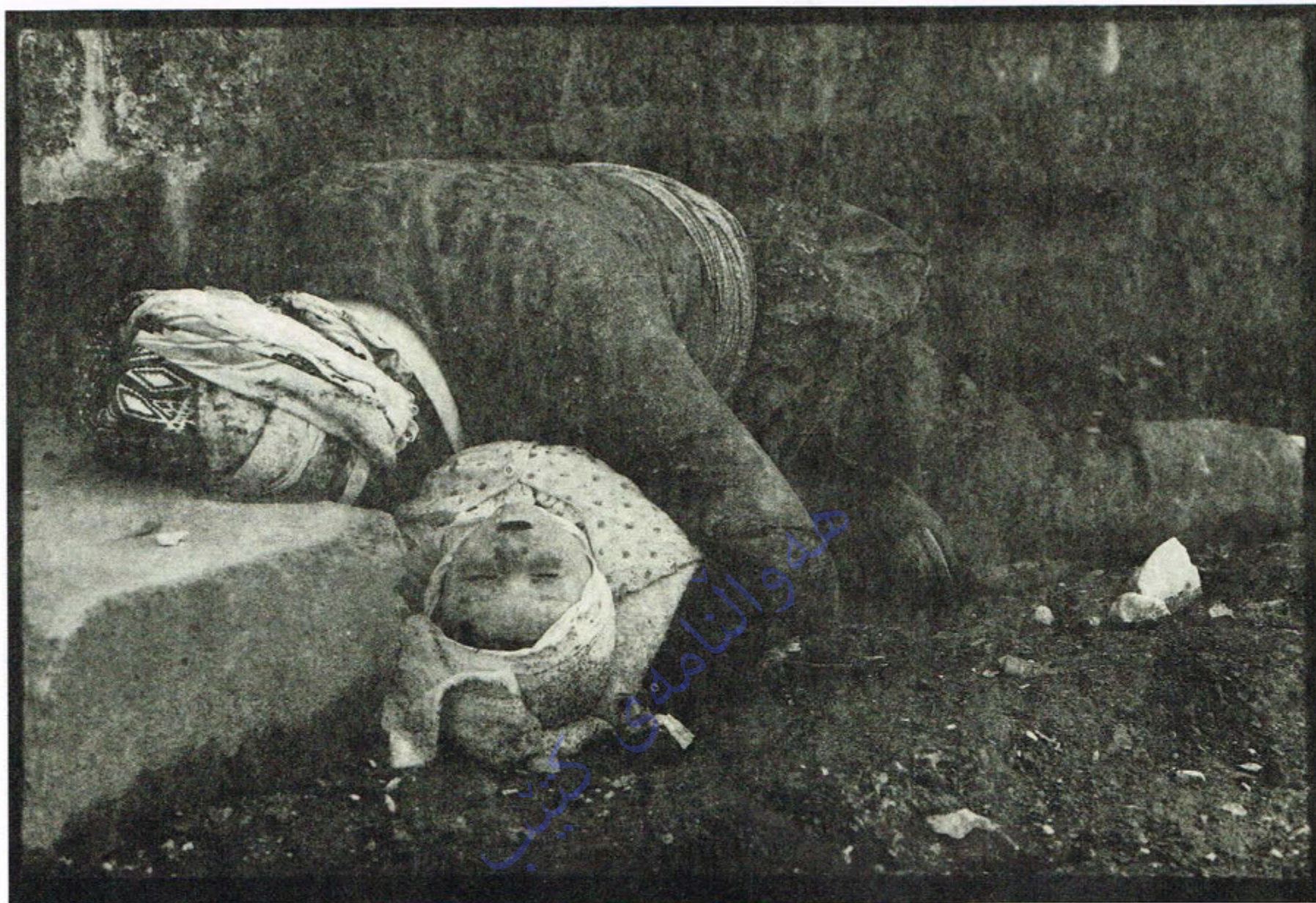
٣٥_35



۳۶- 36



۳۷-۳۷



٢٨_38



۳۹-۳۹



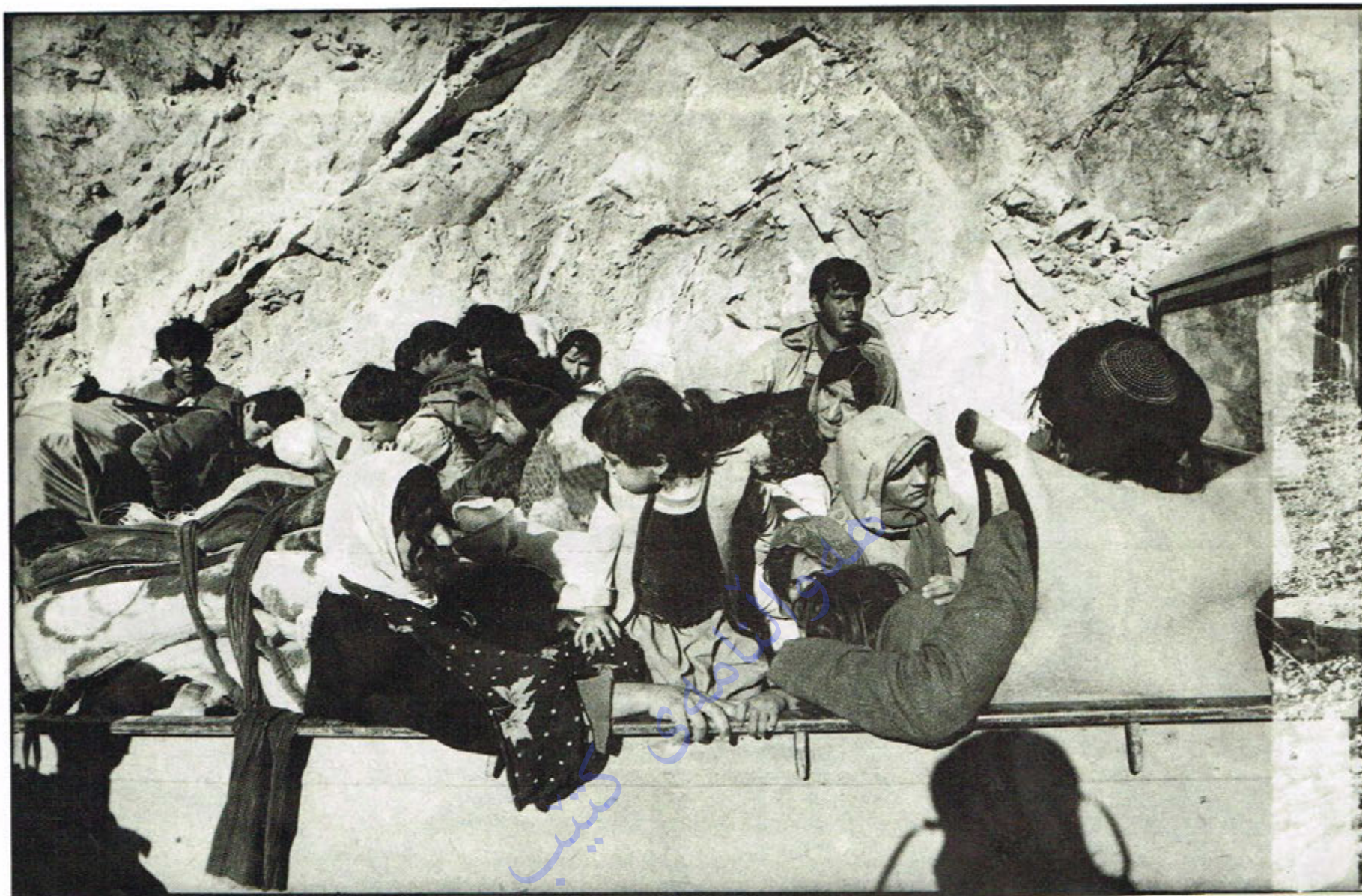
٢٠-٤٠



۴۱ - 41



۴۲-۴۲



۴۳-۴۳



۴۴-۴۴



۴۵-۴۵



۴۶-۴۶



۴۷-۴۷

4



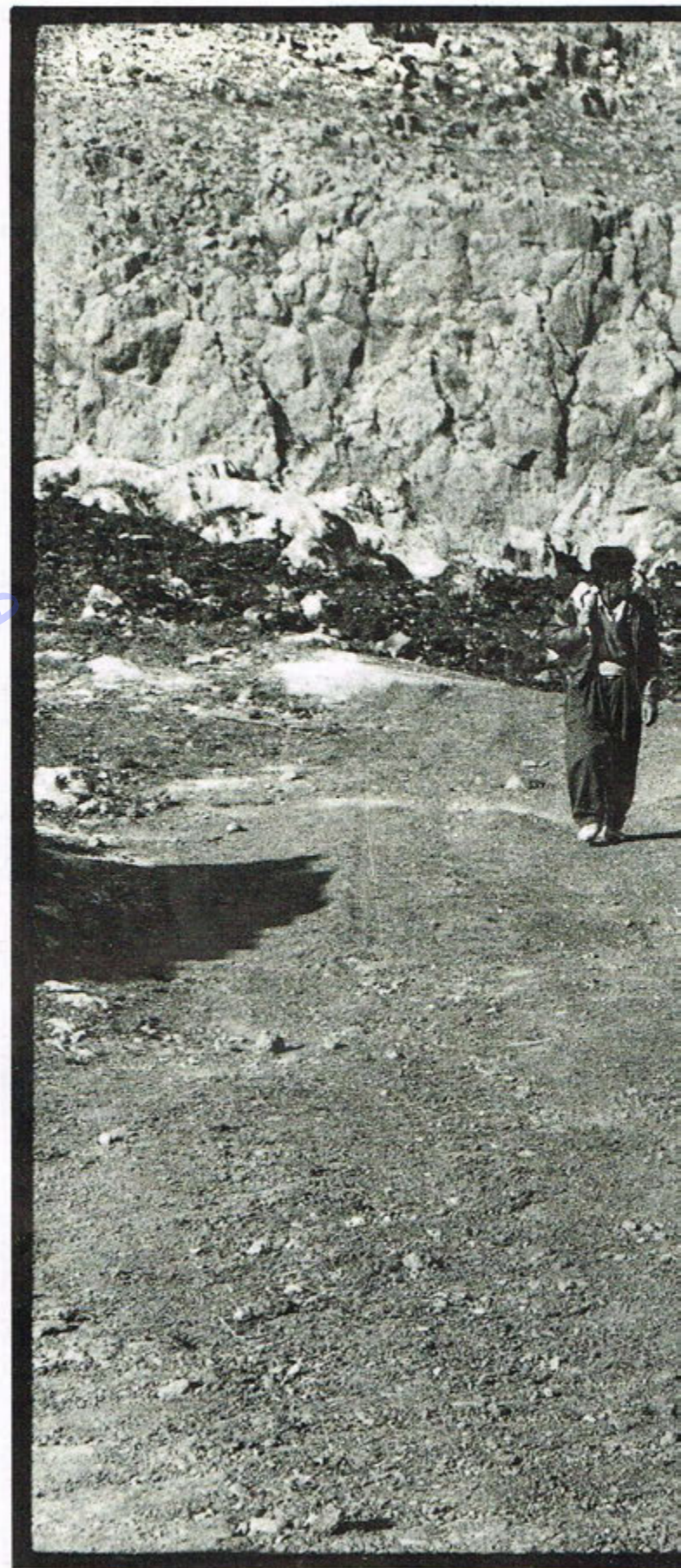
۴۸-۴۸



۴۹-۴۹

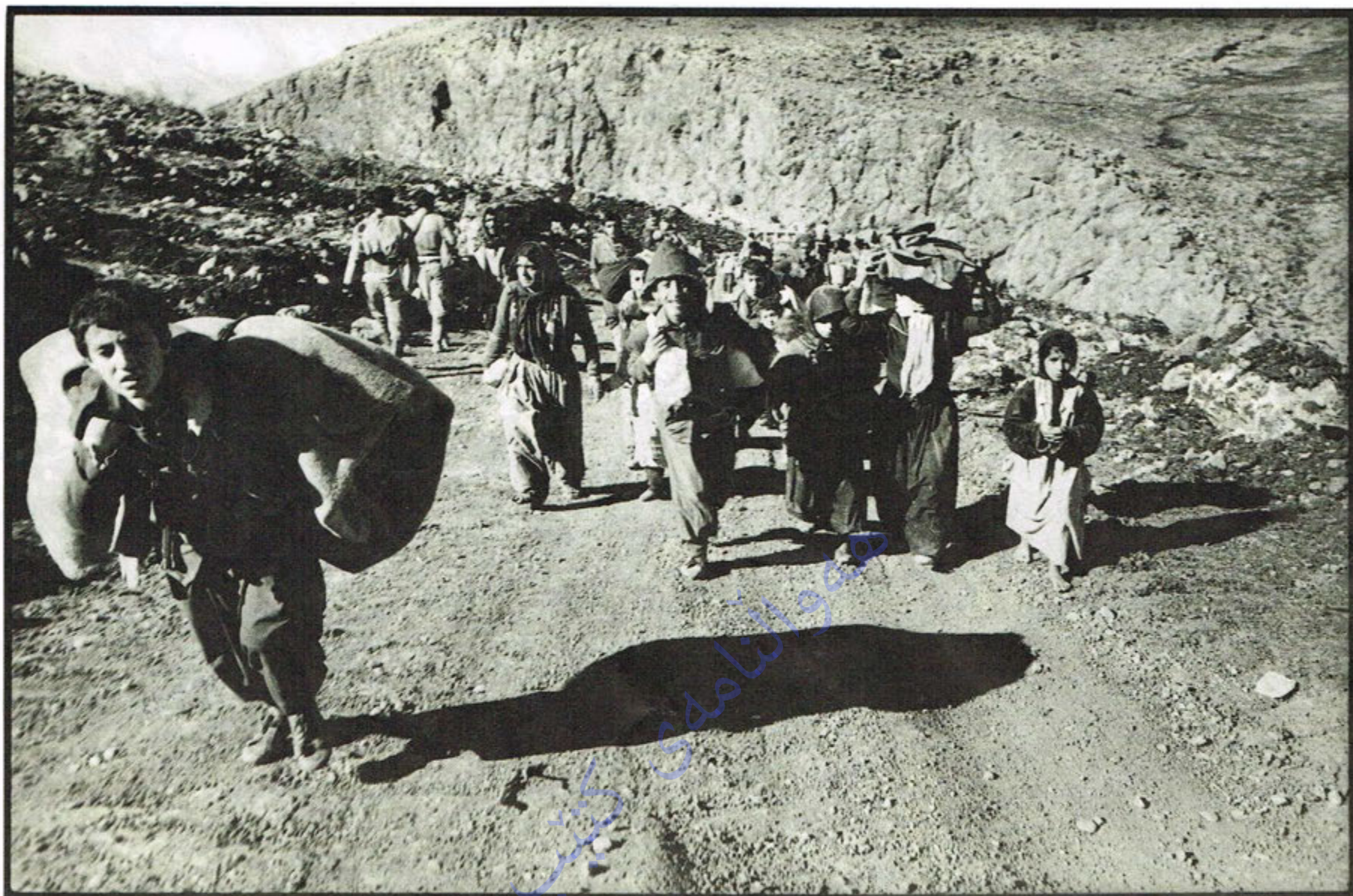


هه و النامه ی کتیب







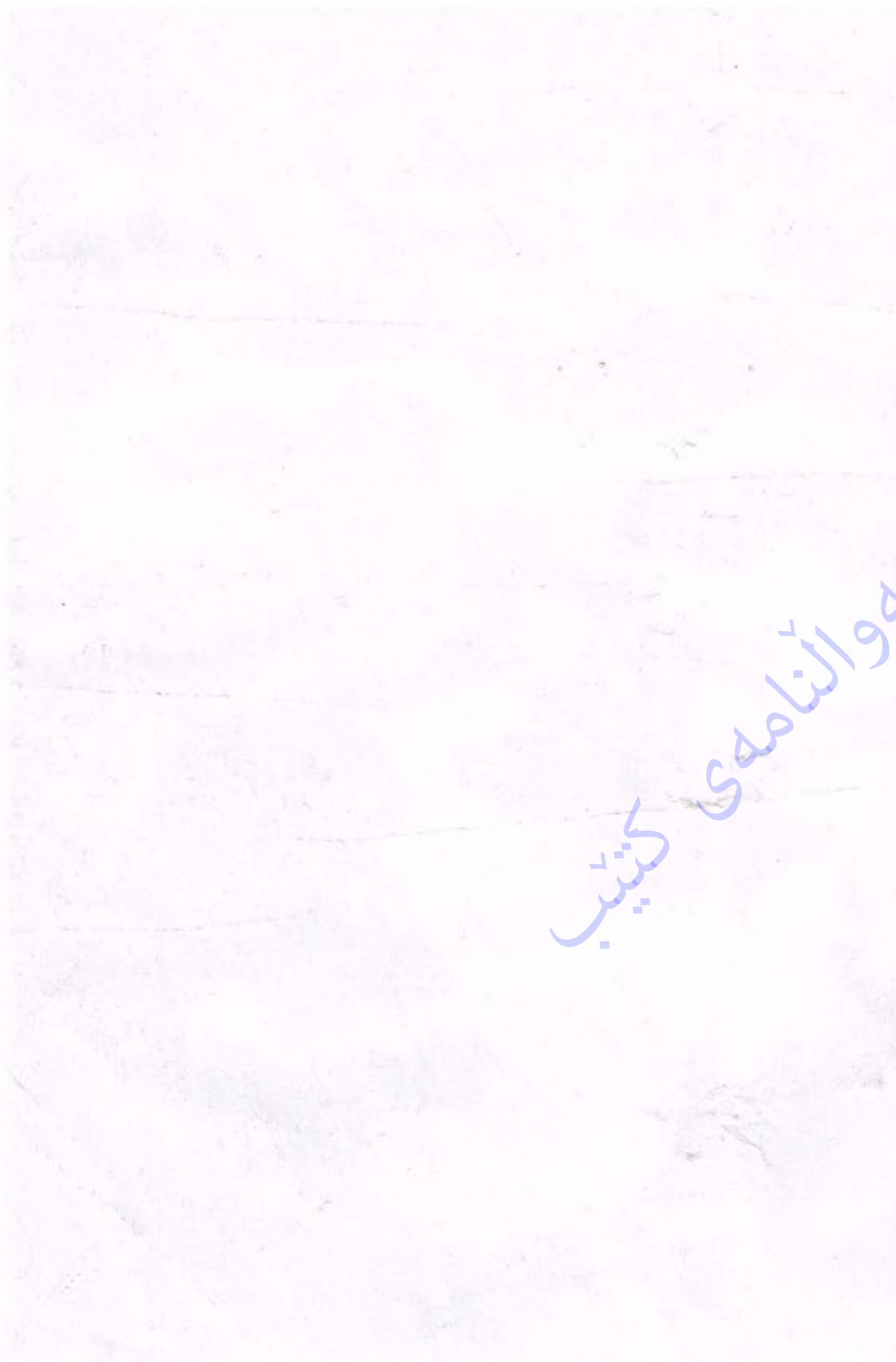


۵۲_۵۲



۵۳_۵۳





هوانامه کتب









۵۶- ۵۶



۵۷-۵۷



۵۸-۵۸

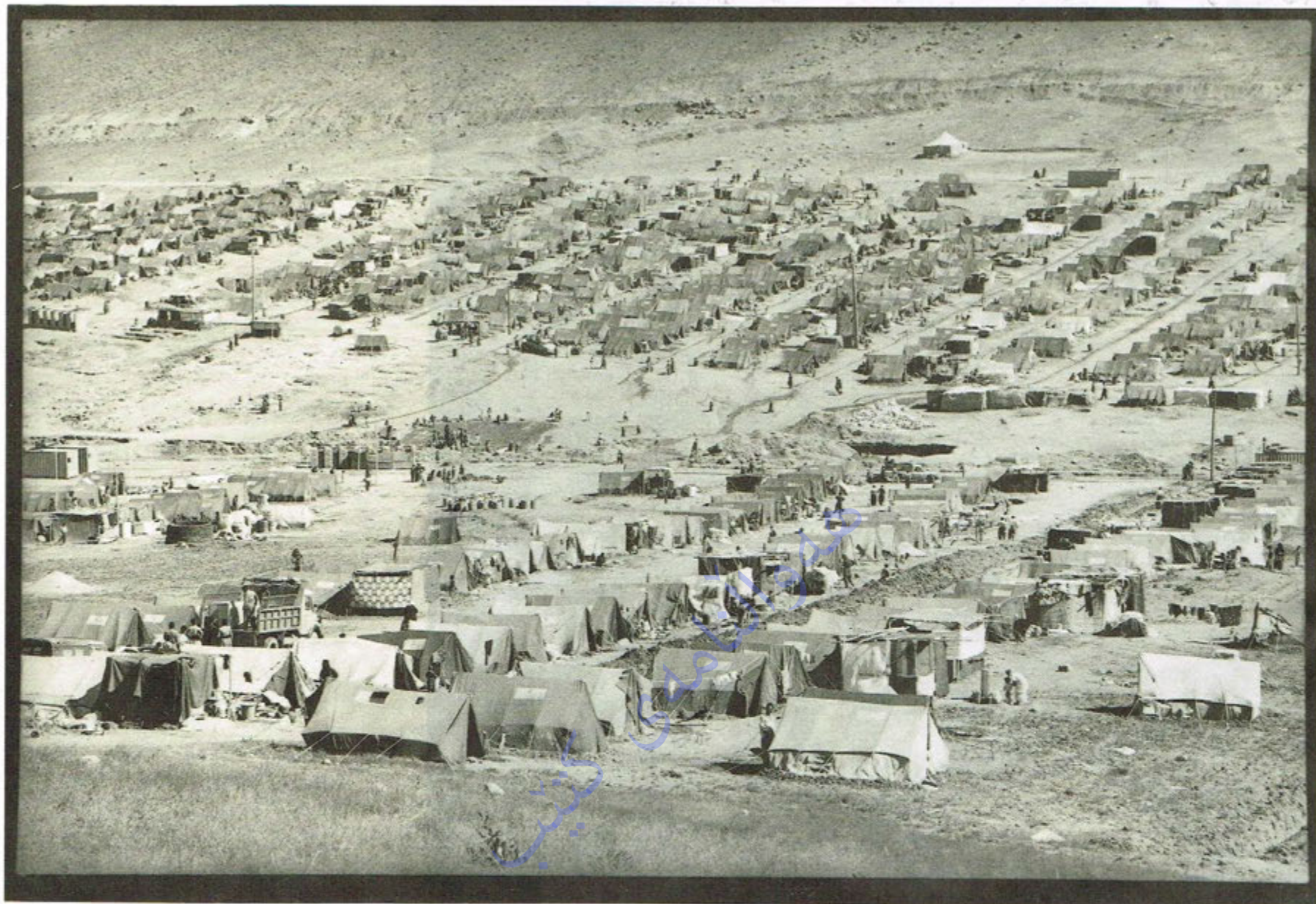


۵۹_۵۹



60-60





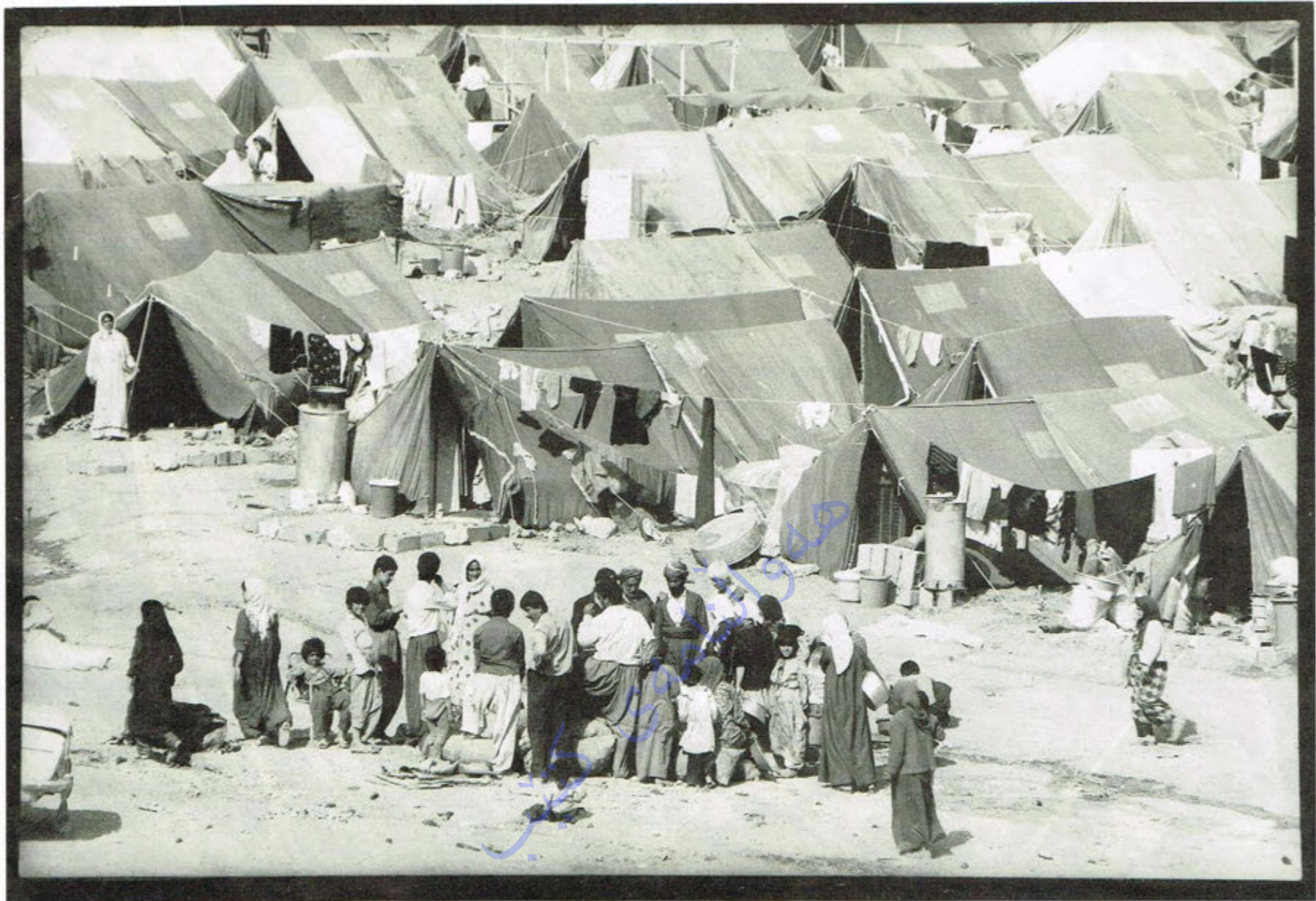
۶۲-۶۲



۶۳-۶۳



۶۴-۶۴



٩٥_٦٥



٩٩- ٦٦

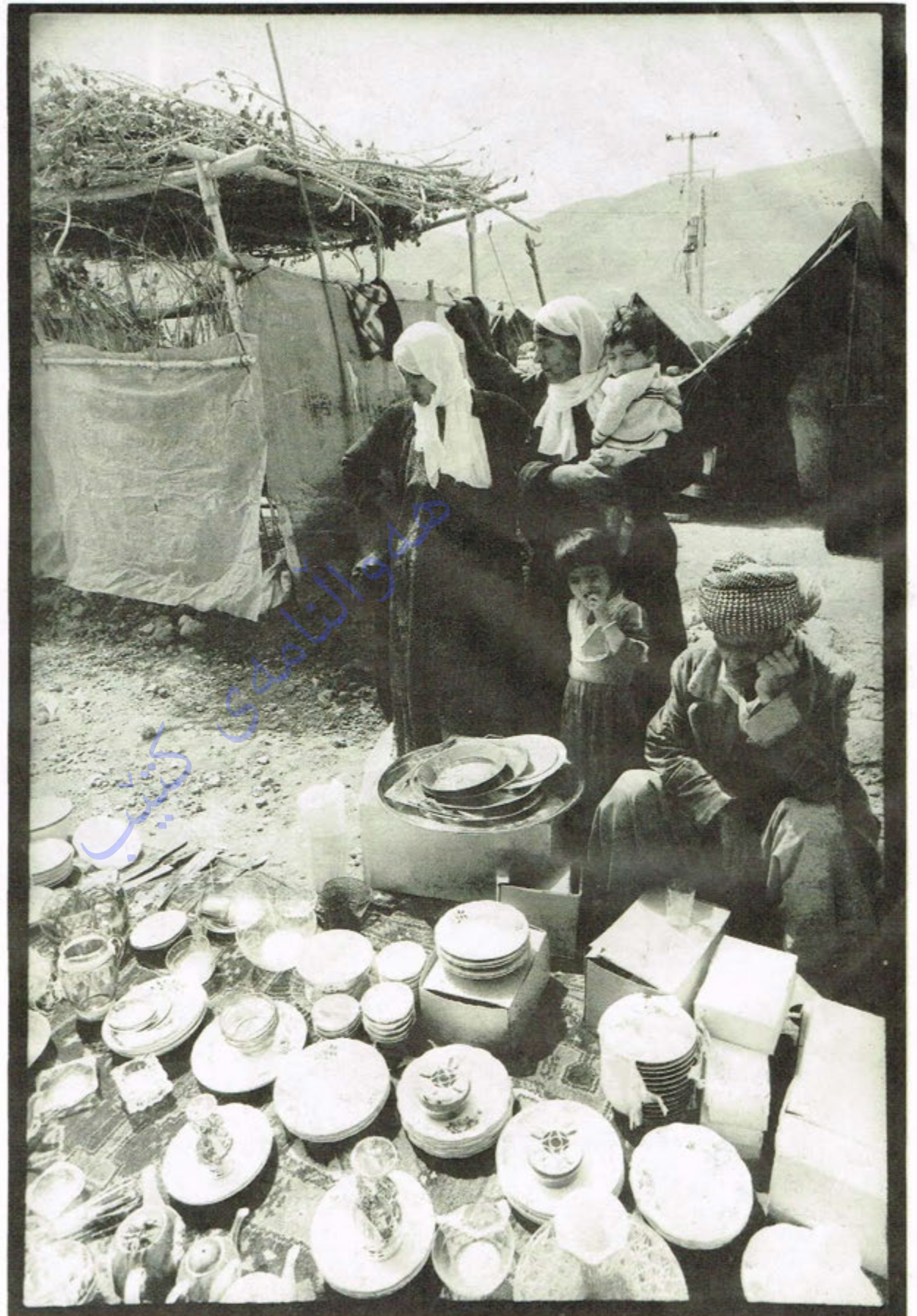


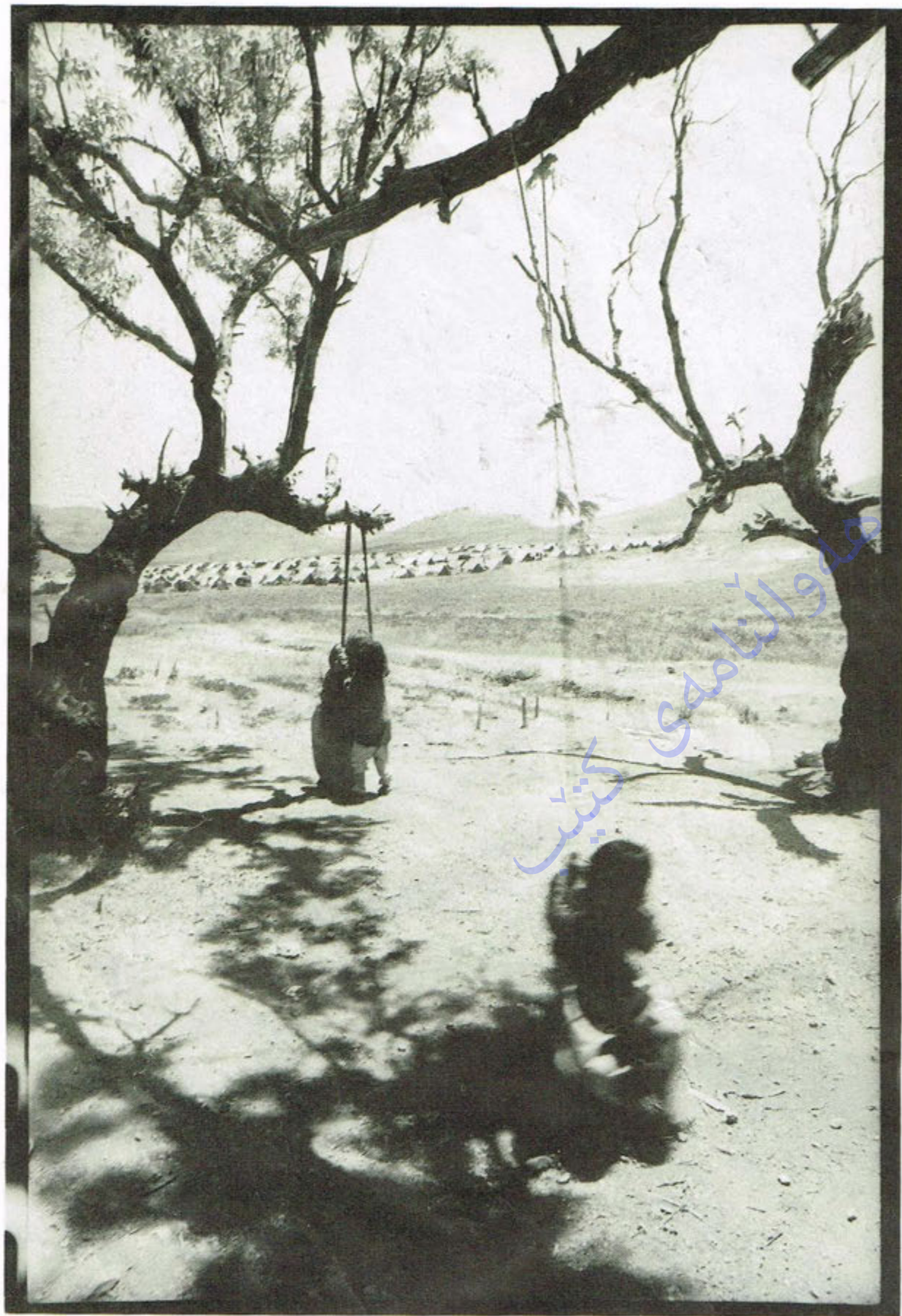
۶۷ - 67





۶۹-۶۹





۷۱ - 71



S. Jan-Bozorgi

1 - 9 - 10 - 11 - 21 - 35

S. Sadeqi

3 - 14 - 15 - 16 - 17 - 18 - 19 - 20 - 36 - 42

A. Fereiduni

43 - 44 - 45 - 46 - 47 - 48 - 49 - 50 - 51 - 52 - 53 - 54

S. Moayyedi

2 - 4 - 5 - 6 - 7 - 22 - 23 - 24 - 25 - 26 - 27 - 28 - 29 - 30 - 31 - 32 -
33 - 34 - 38 - 39 - 41 - 55 - 56 - 57 - 58 - 59 - 60 - 61 - 62 - 63 - 64 -
65 - 66 - 67 - 68 - 69 - 70 - 71 - 72

A. Nateqi

8 - 12 - 13 - 37 - 40

HALABJA (SPRING 1988)

Halabja is the old tale of unforgettable anguishes of human history.

Halabja, the everlasting tale which has been recorded in the book of «human wonders».

Halabja is the territory of the Kurds, whom as far back as they can remember have been the victims of the most prejudice and violent actions of the unjust Iraqi regime due to their Islamic beliefs.

Halabja is located in a vast area that both greenery and beauty as well as faith and resistance have grown and blossomed in it.

Halabja is the old tale of the knife in the back.

Halabja is the battleground of a regime, armed with complex warfare technology against the unarmed people of its own country; the battle of mustard gas with the lungs of the infant children; the battle of cynaide with the throbbing hearts of the unarmed men and women; the battle of fighter bombers with mothers who have hidden in their bosoms their beloved children, or men who have turned their bodies into barricades for their wives.

Halabja the innocent land whose cries of innocence was muffled in its own geographic boundries and where the resistance of its own people was choked with black chemical clouds.

This book is the clear picture of the tragedy of the chemical massacre of the people of Halabja that took place on March 27, 1988 and left almost 5,000 martyrs.

Halabja is a realistic account that reflects a corner of the Iraqi regime's battle against its own people.

Halabja, spring of 1367, is the tale of death of humen, wild-life and greenery in the poisonous hurricane of hate, the tale of the burial of love and hope behind clasroom tables, the tale of silent death in the small garden of house filled with love and finally the tale of this land on March 27, of the year 1988.

HALABJA

SPRING 1988

PHOTOGRAPHS BY: S. Jan-Bozorgi
S. Sadeqi
A. Fereiduni
S. Moayyedi
A. Nateqi

هذه النامه كتيب

Soroush Press 



HALABJA

SPRING 1988

PHOTOGRAPHS BY: S. Jan-Bozorgi

S. Sadeqi

A. Fereiduni

S. Moayyedi

A. Nateqi